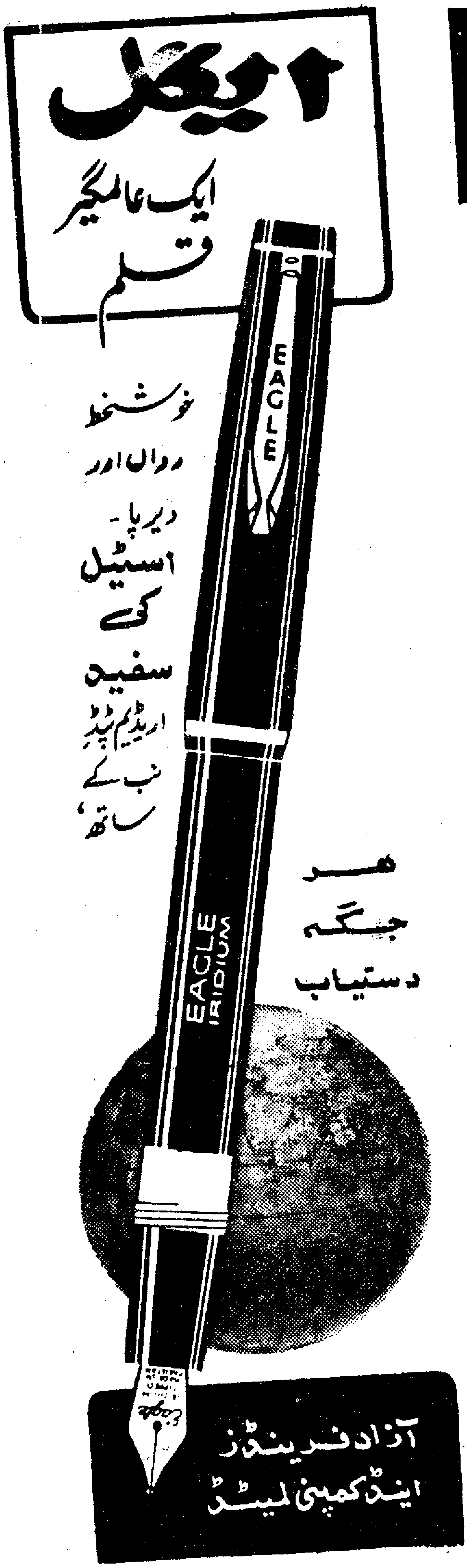

برائے انٹرمیڈیٹ، بی اے اور عملی کورسز

داخلہ کی آخری تاریخ

31

اگست 1984

تیس روپے لیٹ فیس کے ساتھ

داخلہ کی آخری تاریخ

15 ستمبر 1984

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

PID(I) 681/79

IET-84

محمد نصیر قریشی

اسلام اور ذکری مذہب

تقابلی جائزہ

مذہب اسلام کے بنیادی پانچ ارکان یہ ہیں۔

۱۔ ایمان ــــ اس کا جزو اول کلمہ " لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" ہے جس میں ملائکہ پرکتب آسمانی بشمول اولی قرآن پاک اور روز قیامت پر ایمان شامل ہے۔

۲۔ نماز ــــ پنج وقتہ جو معراج شریف کے وقت فرض ہوئی۔

۳۔ روزہ ــــ رمضان المبارک کا پورا مہینہ

۴۔ حج ــــ بیت اللہ شریف کا جو مکہ مکرمہ واقع ہے۔

۵۔ زکوٰۃ ــــ بشرح اڑھائی فی صد

★ ــــ مذہب ذکری کے مختصر اساسی عقائد درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ایمان ــــ اس کا جزو اول کلمہ" لاالہ الااللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" ہے۔ کتاب کا نام بُرہان / برہان التاویل کنز الاسرار ہے۔ قرآن پاک کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ اس کے چالیس اجزاء تھے جن میں سے دس اجزا " برہان " میں شامل ہیں اور وہ مثل مغز کے ہیں اور باقی تیس اجزا ہڈیاں ہیں جو کتوں کے آگے پھینک دی ہیں (نعوذ باللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ خدا معاف فرمائے) ؎

من ز قرآں مغز را بر داشتم　　　استخواں پیش سگاں بگذاشتم

۲۔ نماز ــــ نماز کی فرضیت ختم اور اس کا قائم مقام ذکر ہے لہذا اب جو شخص نماز پڑھے گا وہ بے دین، گمراہ اور کافر ہے۔ ذکر کے وقت عورتیں اور مرد شلواریں اتار دیتے ہیں۔

۳۔ روزہ ــــ رمضان المبارک کے روزے منسوخ اور ان کے قائم مقام ذوالحج کے ابتدائی آٹھ روزے ہیں۔

۴۔ حج ــــ حج بیت اللہ منسوخ اور اس کا قائم مقام حج کوہ مراد ہے جس پر نقلی کعبہ تعمیر ہے اور مضافات میں شعائر اللہ اور متبرک مقامات کے متوازی اور مشابہ ناموں کا تعین کر دیا گیا ہے جیسا کہ حج عرفات۔ حوض کوثر۔

شجر طوبیٰ۔ غارِ حرا۔ زمزم۔ پل صراط۔ منیٰ۔ مُنحراور طواف وغیرہ

مرد اور عورتیں اجتماعی طور پر تین چکر لگاتے ہیں۔ عورتیں شلوار اتار کر صرف کُرتے میں ملبوس اور مرد تمام کپڑے اتار کر صرف ایک رومال سا کمر میں اُڑس کر چکر لگاتے ہیں۔ حج کے ایک رکن میں عورتیں اور مرد چاروں ہاتھ پاؤں پر چارپایوں کی طرح چلتے ہیں۔ ستر پوشی ملاحظہ ہو۔

۵۔ زکوٰۃ — اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ موقوف اس کی بجائے عُشر بشرح دس فیصد دینا ہوگا۔ عورت کو اپنے جسم کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے وہ اس طرح کہ عورت کو نکاح کے بعد شبِ زفاف میں مُلّائی یعنی ذکری مولوی کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے وہ اس سے صحبت کر کے اس کو زکیہ اور محصنہ بنا دیتا ہے۔ زن بیوہ سے ہر شخص زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے وہ اس طرح کہ اسے حکم ہے کہ ہم مذہب کی خواہشِ جماع کو انکار نہ کرے یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔

۶۔ دیگر عقائد مختصراً درج ذیل ہیں۔

۱۰۶۔ محمد مہدی اٹکی مہدی ہے۔ رسول ہے۔ نبی آخرالزمان ہے۔ صاحبِ کتاب ہے۔ ختمِ رُسل ہے وغیرہ

۲۰۶۔ قرآن میں جہاں کہیں محمدؐ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہے۔ غور فرمائیں جس قرآن کو یہ ذکری کہتے ہیں اسی میں تحریف کی جا رہی ہے۔

۳۰۶۔ مُلّائی شبِ زفاف کے علاوہ دورانِ حج کوہِ مراد اختتام طواف پر اپنی پسندیدہ عورت سے زنا کرتا ہے اس فعل کو اس عورت پر نزولِ رحمت سمجھا جاتا ہے۔

۴۰۶۔ نامحرم عورت اور مرد محبت کے غلبہ کے تحت ارتکابِ زنا کرسکتے ہیں اس طرح کرنے سے اس جوڑے کو مہدی خود جنت میں لے جائے گا۔

۵۰۶۔ تمام محرمات سے زنا جائز ہے ؎

حلال اند حورانِ سیمیں بدن   چہ مادر، چہ خواہر، چہ دختر، چہ زن

ترجمہ۔ نازک اندام حوریں حلال ہیں خواہ وہ ماں ہو خواہ بہن خواہ بیٹی اور خواہ کوئی اور محرم عورت۔

مختصر تقابلی عقائد بیان کرنے کے بعد قرآن و حدیث سے چند اسناد پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔ اللہ درگذر فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے ۞ التوبہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف اسی نصِ قرآنی کی بنا پر تلوار اٹھائی تھی۔

۲۔ زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ (۳۲) بنی اسرائیل۔ علماء کرام اور مفسرین عظام زنا کو کبائر میں شامل فرماتے ہیں۔

۳۔ حدیث شریف میں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وہی نماز پڑھی جو ہم پڑھتے ہیں

اور اسی قبلے کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم کرتے ہیں اور ہمارے ذبیحے کو کھایا وہ مسلمان ہیں ...... الخ (بخاری شریف) ذکری مذہب کے پیرو نہ ہم جیسی نماز قائم کرتے ہیں نہ ہمارے قبلے کی طرف رخ کرتے ہیں پھر وہ مسلمان کیسے رہے۔

۴۔ ارشاد گرامی ہے۔ "کفر و اسلام میں حد فاصل صلوٰۃ ہے" اس حدیث کی رو سے بھی ذکری کافر ٹھہرتے ہیں۔

۵۔ ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قاعدہ کلیہ ارشاد فرمایا تھا کہ "جو شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دو" اس بنا پر ذکری واجب القتل ہیں۔

۶۔ ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کی جس قدر تاکید فرمائی اور کسی فرض کی نہیں فرمائی۔ توحید و رسالت پر ایمان کے بعد ادائیگی صلوٰۃ کی شرط بیعت میں شامل فرمایا کرتے تھے (فتح الباری)

۷۔ شاہ رفیع الدین دہلوی کا قول ہے کہ قرآن مجید میں نماز کی ادائیگی۔ اس کے احکام و ترغیب و مسائل کم و بیش سات سو جگہ مذکور ہیں۔

حال اور ماضی کے چند علماء دین کی آراء اور سرکاری سطح پر ذکریوں کی حیثیت۔

۱۔ ۱۸۴۷ء میں شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری نے اپنے مکتوبات میں ذکریوں کو خارج از اسلام لکھا ہے۔

۲۔ خوانین قلات کے قاضیوں نے اور بلوچستان کے دیگر علماء نے ہمیشہ ذکریوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ قاضی کے فتوے پر ہی تو خان قلات محمد نصیر خان اول نے ۱۷۷۴ء میں ان کے خلاف جہاد کیا اور خلافت ترکیہ سے "غازی دین" اور "ناصر ملت محمدیہ" جیسے عظیم خطابات سے نوازے گئے۔ اس وقت بھی بلوچستان کے تمام سرکاری قاضی ان کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج قلات نے بھی ان کے فیصلوں کو برقرار رکھا ہے۔

۳۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹر ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے کہ اگرچہ ذکری خود کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کے عقائد اور اعمال اسلام کے اساسی عقائد سے بالکل متضاد ہیں۔

۴۔ تاریخ بلوچستان کا ہندو مورخ رائے بہادر لالہ ہتو رام (۱۹۰۰ء) میں لکھتا ہے کہ ان لوگوں کا مذہب نہ ہندو ہے نہ مسلمان۔ کسی سے نہیں ملتا۔

۵۔ ۱۹۳۶ء میں قاضی عبداللہ صاحب تمربازی نے ذکری ملّائی شتے گلابی کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ ادا کرنے اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کی بنا پر جہاد کا فتویٰ دیا اور مجاہدین کی بنفس نفیس قیادت کرتے ہوئے کچھ کو تہ تیغ کیا کچھ مسلمان ہو گئے اور باقی ترک سکونت کر گئے۔

۶۔ ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے اپریل ۱۹۷۶ء میں ضلع کے تمام تحصیلی رجسٹریشن افسران کو ہدایت جاری کی کہ قومی شناختی کارڈوں

پر ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے۔

۷۔ خان آف قلات اور سابق گورنر بلوچستان امیر احمد یار خاں مرحوم نے علماء و مبلغین مقرر کیے جن کی مساعی سے کچھ ذکری تو مسلمان ہو گئے اور بہت سے ترک وطن کرکے کراچی، لسبیلہ اور مکران کے ساحلی علاقوں میں چلے گئے۔ ان مبلغین میں قاضی عبدالصمد سرپازی۔ مولوی عبدالرب اور مولانا محمد موسیٰ گوداوری سرفہرست ہیں۔

۸۔ کراچی کے تمام مدارس عربیہ کے مفتیوں نے ذکریوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

۹۔ اس باطل مذہب کے رد میں اور نقلی کعبہ منہدم کرنے کے مطالبات علماء کرام اور عامۃ الناس کی طرف سے اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں جن میں حافظ عزیز الرحمٰن قاسمی (نوائے وقت لاہور ۲۹ جون ۱۹۸۲ء) مولانا سعید القاسمی (۳۱ مئی ۱۹۸۳ء) اور مولانا محمد عبداللہ درخواستی (جنگ لاہور ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء) قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ ماہنامہ "الحق" کے مختلف شماروں میں مولانا عبدالمجید صاحب قصر قندی۔ مولانا محمد حیات صاحب (مکران) تربت۔ مولانا عبدالحق صاحب تربت۔ اور ڈاکٹر ضیاء الحق صدیقی صاحب ملتانی کے مضامین اور مطالبات قابل ستائش ہیں۔

قرآن و حدیث۔ علمائے دین کے فتاویٰ اور عدالتی فیصلوں کی رو سے ذکری ایک علیحدہ مذہب ثابت ہو گیا اور اس کے پیروکار غیر مسلم کیونکہ اسلام کے پانچوں ارکان میں سے کسی ایک پر بھی تو قائم نہیں ہیں نیز آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ اور شق نمبر ۳ کی رو سے ذکری غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ یہ معاملہ چونکہ وفاقی سطح پر حل طلب ہے اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ

۱۔ ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسا کہ قادیانیوں کو اس سے قبل دیا جا چکا ہے۔ جب ذکری ہمیں کافر کہتے ہیں تو ہمیں انہیں کافر کہنے میں تامل کیوں؟ ۲۔ انہیں پابند کیا جائے کہ اپنے آپ کو مسلم نہ کہیں اور نہ لکھیں۔ ۳۔ سرکاری سطح پر اسے دین اسلام کا ایک فرقہ نہیں بلکہ علیحدہ ایک مذہب تسلیم کیا جائے۔ ۴۔ شناختی کارڈ۔ پاسپورٹ ویزا۔ ووٹر لسٹ اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری کاغذات و دستاویزات پر ان کو غیر مسلم لکھا جائے اور ذمیوں کی حیثیت سے حقوق کا تعین کیا جائے۔ ۵۔ ذکریوں کی رجسٹرڈ انجمن کے نام سے "مسلم" کا لفظ خارج کیا جائے۔ موجودہ رجسٹرڈ نام "آل پاکستان ذکری مسلم انجمن" ہے۔ ۶۔ کوہ مراد پر نقلی کعبہ مسمار کیا جائے کیونکہ کعبہ تو وہی ایک ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔

۷۔ اسلام اور شعائر اللہ کے مشابہ اور متوازی نام استعمال کرکے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور شعائر اللہ کی توہین اور بے حرمتی کرنے سے منع کیا جائے۔ مشابہ نام از قسم خاتم النبیین۔ رسول۔ مہدی۔ کعبہ۔ حج عرفات۔ طواف۔ حوض کوثر۔ شجر طوبیٰ۔ غار حرا۔ زمزم۔ پلصراط۔ منیٰ۔ منحر۔ عشر۔ زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ ہیں۔